ابو محمد عبد الستار الحماد
جامعہ سلفیہ فیصل آباد

دورانِ نماز کیسے

صف بندی کا اہتمام

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو سیدھا کرتے گویا کہ ان کے ذریعے تیر سیدھا کر رہے ہیں

ہمارے ہاں اکثر نمازی دورانِ نماز صف بندی اور پاؤں کے ساتھ پاؤں ملانے کی طرف توجہ نہیں دیتے بلکہ فاصلے سے کھڑے ہونے کو ضروری خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ کوئی اختلافی مسئلہ نہیں ہے چنانچہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اپنے استاذ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے صف بندی کے متعلق ایک حدیث بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"بہ نأخذ لاینبغی ان یترک الصف و فیہ الخلل حتی یسووا وھو قول ابی حنیفۃ (کتاب الآثار باب اقامۃ الصفوف)

یعنی ہم بھی اس پر عمل پیرا ہیں کہ صف کو شگاف کی حالت میں نہیں چھوڑنا چاہیے یہاں تک کہ وہ برابر ہو جائیں۔ امام ابو حنیفہؒ کا بھی یہی قول ہے۔ اس قدر وضاحت کے باوجود ہمارے بھائیوں کا صف بندی کے متعلق طرزِ عمل کس قدر افسوسناک ہے۔ اس سے کہیں بڑھ کر اذیت ناک امر یہ ہے کہ تقلید و جمود اور مذہبی ہٹ دھرمی نے "کتاب الآثار کے مترجم کو ہاتھ کی صفائی دکھانے پر مجبور کر دیا۔ چنانچہ وہ مذکورہ بالا عبارت کا بایں الفاظ ترجمہ کرتے ہیں۔

"ہم اس پر عمل کرتے ہیں کہ صف کو اس حال میں چھوڑا جائے کہ اس میں کوئی جگہ خالی ہو یہاں تک کہ صفوں کو برابر کر لیں (کتاب الآثار، مترجم ص ۲۶)

اس کے علاوہ کتاب و سنت کی روشنی میں چند گزارشات ھدیۂ قارئین ہیں امید ہے کہ انہیں پڑھنے کے بعد اس عمل کو برقرار رکھنے میں کوئی کوتاہی نہیں کی جائے گی۔ واللہ المستعان۔ الحماد

صف بندی میں صف اوّل کو خاص اہمیت حاصل ہے اس لیے ہم پہلے صف اول کے
متعلق کچھ بیان کرتے ہیں۔

صف اوّل کی فضیلت

اس کی فضیلت کے متعلق بے شمار احادیث مر
ہیں ہم صرف تین احادیث کو بیان کرتے ہیں

•۔ ان اللہ وملائکتہ یصلون علی الصفوف المتقدمہ" نسا
کتاب الامامۃ باب کیف یقوم الامام الصفوف

•۔ صف اوّل میں نماز پڑھنے والوں پر اللہ تعالیٰ خصوصی رحمت نازل فرماتے ہیں اور فرشتے بھی
کے حق میں دعائے خیر کرتے ہیں۔

•۔ "کان یستغفر للصف المقدم ثلاثا وللثانی واحدۃ" مستدرک حاکم
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صف اوّل کے لیے تین دفعہ اور دوسری صف والوں کے
ایک مرتبہ دعائے مغفرت فرمایا کرتے تھے۔

•۔ کان یصلی علی الصف الاوّل ثلاثا وعلی الثانی واحدۃ" (نسا
کتاب الامام باب فضل الصف الاول
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی صف کے لیے تین دفعہ اور دوسری صف
کے لیے ایک دفعہ دعائے رحمت کرتے۔

صف اوّل کی اہمیت

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں صف اول کا ایک خاص مقا
اسی لیے آپ اپنے صحابہ کرام کو صف اول میں نماز ادا کرنے کی تلقین فرماتے مندرجہ
احادیث سے اس کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے۔

● — "لو یعلمون ما فی الصف المقدم لستھموا" (بخاری کتاب الاذان، باب الصف الاول)

اگر لوگوں کو صفِ اول میں نماز پڑھنے کے ثواب کا پتہ چل جائے تو قرعہ اندازی کے ذریعے صفِ اوّل میں جگہ حاصل کریں۔

● — "تقدموا فأتموا بی ولیأتم بکم من بعدکم لا یزال قوم یتأخرون حتی یؤخرھم اللہ"

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب تسویۃ الصفوف)

آگے بڑھ کر میری اقتداء کیا کرو تاکہ بعد میں آنے والے تمہیں دیکھیں۔ جو قوم مؤخر رہتی ہے اللہ تعالیٰ اسے ہر کام میں پیچھے کر دیتا ہے۔

● — لیلینی منکم اولوا الاحلام والنھی ثم الذین یلونھم۔ ثلاثا۔ و ایاکم وھیشات الاسواق

(مسلم کتاب الصلوٰۃ، باب تسویۃ الصفوف)

تم میں سے جو سنجیدہ اور عقلمند ہیں وہ میرے پیچھے کھڑے ہوں پھر اس درجہ بندی کے لحاظ سے صفیں بنائی جائیں اور بازاروں کی ہنگامہ خیزی اور شور و غل سے دور رہو۔

یہ اہتمام اس لیے ہے کہ اگر امام کو دوران نماز کوئی حادثہ پیش آجائے تو صاحب بصیرت جو اس کے پیچھے کھڑا ہے اس کی نیابت کا فریضہ انجام دے سکے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بچوں اور قرآن ناخواندہ حضرات کو امام کے پیچھے کھڑا ہونے سے گریز کرنا چاہیے

● — انہ کان یحبہ ان یلیہ المھاجرون والانصار لیحفظوا عنہ

(ترمذی کتاب الصلوٰۃ باب لیلینی منکم)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو پسند کرتے تھے کہ ان کے پیچھے مہاجرین اور انصار کھڑے ہوا کریں تاکہ نماز کے متعلق آپ کی حرکات و سکنات کو محفوظ کر کے اس طریقہ نماز کو دوسروں تک منتقل کریں۔

صفِ اوّل سے پیچھے رہنے پر وعید

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی صف سے دانستہ پیچھے رہنے والوں کے لیے سخت وعید سنائی ہے۔ حدیث میں ہے۔

لا یزال قوم یتأخرون من الصف الاول حتی یؤخرھم فی النار

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب کراھیۃ التأخر)

جو قوم صفِ اوّل سے پیچھے رہنا شروع کر دیتی ہے انہیں اللہ تعالیٰ آگ سے نجات دینے میں

تاخیر کرے گا دانستہ طور دوسرے جرائم اُن کے لیے دخول جہنم کا باعث ہوتے -)

یہ روایت اگرچہ سند کے لحاظ سے کمزور ہے تاہم اوپر بیان کی گئی حدیث اس کی تائید کرتی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔

"لا یزال قوم یتاخرون حتی یؤخرھم اللہ" (مسلم کتاب الصلوٰۃ باب تسویۃ الصفوف)

جو قوم دانستہ صفِ اول میں ملنے سے دیر کرتی ہے اللہ تعالیٰ اسے ہر کام میں پیچھے دھکیل دیتا ہے

قارئین کرام! اب آپ کو پتہ چل گیا ہوگا کہ صف اول کی کیا اہمیت ہے۔ لیکن افسوس! اس قدر مرتبہ و مقام رکھنے کے باوجود ہم نے اس کے متعلق بڑی سستی کا مظاہرہ کیا ہے جبکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا طرز عمل ہم سے بہت مختلف تھا۔ ان حضرات کی کوشش ہوتی تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سننے کے بعد اس سے سرمو انحراف نہ کیا جائے۔ بلکہ اس پر عمل کرنے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے۔ ان کی یہی وہ ادائیں ہیں جن کی وجہ سے ان نفوسِ قدسیہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کے لیے منتخب کیا گیا اور انہیں ہمیشہ کے لیے پروانۂ خوشنودی عطا فرما دیا۔ (رضی اللہ عنہم ورضوعنہ)

صف اول کی اہمیت اور فضیلت کے بعد ہم صف بندی پر روشنی ڈالتے ہیں کہ شریعت میں اس کی اہمیت وافادیت کیا ہے؟

صف بندی کی فضیلت

دورانِ نماز صف بندی کا اہتمام کرنا نمازی کے لیے بہت بڑا اعزاز ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ عمل انتہائی خیر و برکت کا باعث ہے۔ فرشتے ایسے نمازی کے لیے دعائیں کرتے ہیں جو صف بندی کا خیال رکھتا ہے۔ فرمانِ نبویؐ ہے:

● ان اللہ وملائکتہ یصلون علی الذین یصلون الصفوف الاول وما من خطوۃ احب الی اللہ من خطوۃ یمشیھا الرجل یصل بہا صفا"

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب فی الصلوٰۃ تقضام ولم یاتِ الامام)

جو لوگ نماز میں پہلی پہلی صفوں کو ملاتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں آغوشِ رحمت میں لے لیتا ہے اور فرشتے اُن کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ قدر و منزلت کے لحاظ سے وہ قوم اللہ کے ہاں بہت اونچا مقام رکھتے ہیں جو صف کو ملانے کے لیے آگے بڑھتے ہیں۔

(نسائی کتاب الامامہ باب من وصل صفا......)

جو شخص صف ملاتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے اپنا تعلق قائم کرتا ہے اور جو اسے توڑ کر خراب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے قطع تعلق کر لیتا ہے۔

شارحین حدیث نے اس کا مطلب یہ لکھا ہے کہ صف ملانے والے کو اللہ تعالیٰ اچھا صلہ دیتا ہے، اس کی نیکی میں اضافہ کرتا ہے اور اپنی رحمت کے دروازے اس پر کھول دیتا ہے۔ اس کے برعکس جو صف بندی کا خیال نہیں رکھتا اللہ تعالیٰ اس سے اپنے لطف و احسان کا سلسلہ منقطع کر لیتا ہے (فیض القدیر شرح الجامع الصغیر ص ۲۳۶، ج ۶)

- "من سد فرجة رفع الله بها درجة" (ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوۃ باب اقامۃ الصفوف)

یعنی جو نمازی صف میں پڑے ہوئے شگاف کو پر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس وجہ سے اس کا درجہ بلند کرتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک وہ ہے جو دوران نماز صف بندی کا اہتمام کرتا ہے حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔

- "ثلاثة يضحك الله إليهم الرجل إذا قام بالليل يصلي والقوم إذا صفوا في الصلوٰة والقوم إذا صفوا في قتال العدو" (مسند احمد ص ۸۰، ج ۳)

یعنی تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے۔ ایک تو اس شخص سے جو رات کو تہجد پڑھنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے۔ دوسرے ان لوگوں سے نماز کے لیے صفیں درست کرتے ہیں۔ تیسرے ان لوگوں سے جو جہاد میں دشمنوں کے مقابلہ کے لیے صفیں قائم کرتے ہیں۔

صف بندی کی اس قدر فضیلت کے باوجود باعث افسوس ہے کہ ہمارے ہاں کتاب و سنت پر عمل کرنے کے دعویدار اہل حدیث حضرات اس اعزاز و امتیاز کو برقرار رکھنے کی چنداں کوشش نہیں کرتے حالانکہ صحابہ کرام اور تابعین عظام اس کا خاص اہتمام کرتے تھے اور اس کی خلاف ورزی کو قابل انکار اور لائق تنبیہہ سمجھتے تھے چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب مدینہ منورہ تشریف لاتے تو اہل مدینہ نے آپ سے گزارش کی کہ آپ ہماری کس حرکت کو قابل انکار اور حیلہ خیال کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا:

ما انكرت شيئا إلا انكم لا تقيمون الصفوف (بخاری کتاب الصلوۃ باب اثم من لم یتم الصفوف)

یعنی میں صرف اس بات کو برا سمجھتا ہوں کہ نماز کے وقت تم اپنی صفوں کو سیدھا نہیں کرتے ہو۔

صف بندی کی اہمیت

دوران نماز صف بندی کا اہتمام نماز ہی کا ایک حصہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

"سووا صفوفکم فان تسویة الصفوف من اقامة الصلوٰة"

(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب اثم من لم یتم الصفوف)

(اپنی صفوں کو سیدھی کیا کرو کیونکہ صفوں کو سیدھا کرنا "اقامت صلوٰۃ" سے ہے۔

اس حدیث سے صف بندی کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں "اقیموا الصلوٰۃ" فرما کر نماز قائم کرنے کا حکم دیا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق صفوں کو سیدھا کرنا نماز قائم کرنا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جو نمازی بحالت نماز صف بندی کا خیال نہیں رکھتا وہ صحیح طور پر نماز قائم کرنے کا حق ادا نہیں کرتا۔ صف بندی کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے بھی ہوتا ہے کہ جب نمازی آپس میں صف بندی کا خیال رکھتے ہوئے پاؤں سے پاؤں، اور کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہوں گے تو ان کی یہ حالت باہمی تعلقات اور آپس میں محبت و الفت کی نشاندہی کرتی ہے اور جب ایک دوسرے سے دور کھڑے ہوں گے جیسا کہ آج کل ایسا ہوتا ہے تو گویا آپس میں بغض و عداوت اور نفرت و کدورت کا اظہار ہے اور ایسا کرنا مومن کے شایان شان نہیں ہے۔ صف بندی نہ صرف باہمی یگانگت کی علامت ہے بلکہ دوران نماز شیطان کی رخنہ اندازیوں کا سدباب بھی ہے۔ نمازی جب اپنے رب کے حضور مناجات کرنے کے لیے نماز کی حالت میں کھڑا ہوتا ہے تو شیطان کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ وسوسہ اندازی سے ان تعلقات کو ختم کر دے۔ اور شیطان کو اس قسم کی دسیسہ کاری کرنے کا موقع صفوں کے درمیان چھوڑے ہوئے شگاف سے ملتا ہے۔ اگر نمازی اس طرح مل کر کھڑے ہوں کہ درمیان میں کوئی شگاف نہ رہے تو شیطان کو اس محاذ پر ناکامی و نامرادی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور شکست سے دوچار ہوتا ہے صف بندی کے اس عظیم عمل سے نمازیں شیطان کی وسوسہ اندازی سے قابو پایا جاسکتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے

سووا صفوفکم وحاذوا بین مناکبکم ولینوا فی ایدی اخوانکم وسدوا الخلل فان الشیطان یدخل فیما بینکم بمنزلة الحذف

(مسند امام احمد ص ۲۶۲ ج ۵)

اپنی صفوں کو سیدھا کرو اور کندھوں کو برابر کرو اور اپنے بھائیوں کے سامنے نرمی کا رویہ اختیار کرو اور صفوں کے درمیان خلاء بند کرو کیوں کہ شیطان تمہارے درمیان بکری کے بچے کی طرح گھس کر وسوسہ اندازی کرتا ہے۔

بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ان نمازیوں کو کامیاب و کامران قرار دیا ہے جو اپنی نمازوں میں خشوع و خضوع کرتے ہیں۔

قد افلح المومنون ۰ الذین ہم فی صلوٰتہم خاشعون ' (المومنون ۱، ۲)

دوران نماز صف بندی کا اہتمام کرنا خشوع کا بہترین ذریعہ ہے کیونکہ ایسا کرنے سے شیطان کے گھسنے کے لیے تمام دروازے بند ہو جاتے ہیں اور وہ نمازی سے دور رہتا ہے جس کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ نماز کو کسی طریقے سے برباد کر دیا جائے۔ اس بنا پر ہمیں چاہیے کہ دوران نماز صف بندی کا خصوصی اہتمام کریں اور اس سلسلہ میں کسی قسم کی کوتاہی کو روا نہ رکھیں۔

صف بندی کا اہتمام نہ کرنے پر وعید

صف بندی کے ترک پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت وعید فرمائی ہے چنانچہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود ہماری صفوں کو سیدھا کرتے۔ ایک دن آپ نے کسی نمازی کو دیکھا جو اپنا سینہ باہر نکالے ہوئے کچھ آگے ہوا تھا تو فرمایا:

"تسوّن صفوفکم او لیخالفن اللہ بین وجوھکم" (بخاری کتاب صلوٰۃ الجماعۃ باب تسویۃ الصفوف)

"اپنی صفوں کو سیدھا کیا کرو بصورت دیگر اللہ تمہارے درمیان مخالفت (پیدا کر) ڈال دے گا۔"

اس حدیث میں ایک نکتہ یہ بھی ہے کہ سزا کی نوعیت جرم جیسی ہے یعنی صفوں کی خرابی دلوں کی خرابی کا باعث ہے۔ (فتح الباری ص ۲۰۷، ج ۲)

امام نووی اس کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "تمہارے درمیان بغض و عداوت ڈال دے گا اور تمہارے دلوں میں اختلاف کا بیج بو دے گا جیسا کہ اہل عرب کا محاورہ ہے" "تغیر وجہ فلان علیّ" جس کا مطلب یہ ہے کہ میرے متعلق اس کے چہرے پر کراہت کے آثار نمایاں ہیں۔ یہ اس لیے کہ صفوں کا ٹیڑھا ہونا ظاہر طور پر آپس میں مخالف ہونا ہے اور یہ ظاہری اختلاف باطنی عداوت کا سبب ہے۔ (شرح نووی کتاب الصلوٰۃ، باب تسویۃ الصفوف)

اس کی تائید ایک روایت سے بھی ہوتی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔

"او لیخالفن اللہ بین قلوبکم" (ابوداود کتاب الصلوٰۃ، باب تسویۃ الصفوف)

اگر تم صفوں کو سیدھا نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں اختلاف ڈال دے گا

جو قوم دانستہ صفِ اول میں ملنے سے دیر کرتی ہے، اللہ تعالیٰ اسے ہر کام میں پیچھے دھکیل دیتا ہے

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس وعید کو واضح کرنے کے لیے ایک باب یوں قائم کیا ہے۔ "باب اثم من لم یتم الصفوف" یعنی اس شخص کے گناہ کا بیان جو صف بندی کا اہتمام نہیں کرتا۔"

اس لیے صف بندی سے غفلت کرتے ہوئے ہمیں اس وعید کی زد میں نہیں آنا چاہیے۔

صف بندی کی کیفیت

ہمارے ہاں عام طور پر نماز میں پاؤں کی چھوٹی انگلی ملانے ہی کو صف بندی تصور کر لیا جاتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ صف بندی اور اس کے طریقہ کار کے متعلق معلومات حاصل کی جائیں۔ علامہ نوویؒ "تسویۃ الصفوف" کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"اس سے مراد پہلی صف کو بایں طور مکمل کرنا ہے کہ اس میں کوئی شگاف یا خلل نہ رہے اور نمازیوں کا باہمی مل کر ایک سیدھ میں کھڑے ہونا ہے۔ (المجموع ص ۲۲۶ ج ۴)

اس سلسلہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ایک حدیث بیان کرتے ہیں۔

فضلنا علی الناس بثلاث: جعلت صفوفنا کصفوف الملائکۃ۔

(مسلم کتاب المساجد ومواضع الصلوٰۃ)

ہمیں لوگوں پر تین وجہ سے برتری دی گئی ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ ہماری صفوں کو فرشتوں کی صفوں کی طرح قرار دیا گیا ہے۔

واضح رہے کہ حدیث میں فرشتوں کی صف بندی یوں بیان کی گئی ہے:

"یتمون الصفوف المقدمۃ ویتراصون فی الصف" (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب تسویۃ الصفوف)

صفِ اول کو پورا کرتے ہیں اور سیسہ پلائی دیوار کی طرح مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

اس سے صف بندی کی کیفیت کا پتہ چلتا ہے کہ دورانِ نماز چونا گچ دیوار کی طرح کھڑا ہونا چاہیے۔ ارشادِ نبویؐ ہے: "اقیموا الصفوف فانما تصفون بصفوف الملائکۃ وحاذوا بین المناکب وسدوا الخلل ولینوا فی ایدی اخوانکم ولا تذروا فرجات للشیطان. ومن وصل صفا وصلہ اللہ ومن قطع صفا قطعہ اللہ (مسند امام احمد ص ۹۸ ج ۲)

اگر تم صفوں کو سیدھا نہیں کرو گے تو اللہ تمہارے دلوں میں اختلاف ڈال دے گا

دورانِ نماز اپنی صفوں کو درست رکھو تمہاری صفیں فرشتوں کی صفوں جیسی ہوں اپنے کندھوں کو برابر رکھو صفوں کے درمیان خالی جگہ کو پُر کرو۔ اپنے بھائیوں کے سامنے نرمی کا اظہار کرو اور شیطان کی وسوسہ انگیزی، کے لیے شگاف نہ چھوڑو۔ جو صف ملاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنے قریب کرتا ہے اور جو صف توڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے اپنے تعلقات ختم کر لیتا ہے۔

اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صف بندی کے متعلق چند ہدایات فرمائیں جنہیں آج کل نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ ہم ان پر عمل پیرا ہونے کی استدعا کے ساتھ انہیں وضاحت سے بیان کرتے ہیں۔

★ صف بالکل سیدھی ہو۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ کسی نمازی کا سینہ آگے کی طرف بڑھا ہوا ہو یا کوئی صف سے پیچھے ہٹا ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری صفوں کو فرشتوں کی صفوں سے تشبیہ دی ہے۔ اس کی مزید وضاحت ایک دوسری حدیث میں آئی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: الا تصفون کما تصف الملائکۃ عند ربھم قلنا کیف تصف الملائکۃ عند ربھم قال یتمون الصفوف المقدمۃ ویتراصون فی الصف

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب تسویۃ الصفوف)

جس طرح فرشتے اپنے رب کے ہاں صف بندی کرتے ہیں اسی طرح تم بھی (نماز میں) صف بندی کیا کرو۔ ہم نے دریافت کیا کہ فرشتے کس طرح صف بندی کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا پہلے وہ اگلی صفوں کو پورا کرتے ہیں اور آپس میں سیسہ پلائی دیوار کی طرح کھڑے ہوتے ہیں۔

★ — حدیث بالا سے ایک اور ہدایت بھی ملتی ہے کہ پہلے اگلی صفوں کو مکمل کرنا چاہیے۔ پھر دوسری صف کو شروع کیا جائے۔ چنانچہ فرمانِ نبوی ہے:

اتموا الصف المقدم ثم الذی یلیہ فما کان من نقص فلیکن فی الصف المؤخر

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب تسویۃ الصفوف)

پہلے اگلی صف مکمل کرو۔ پھر بعد والی کو پورا کرو اور جو کمی ہو وہ آخری صف میں ہونی چاہیے۔

★ — صف بندی میں یہ بھی ضروری ہے کہ کندھے بھی برابر ہوں۔ انہیں سخت اور اکڑا کر نہ رکھا جائے بلکہ اگر کوئی شگاف پُر کرنے کے لیے صف میں کھڑا ہونا چاہے تو اس کے لیے گنجائش پیدا کی جائے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کندھوں کو برابر کرنے کی ذمہ داری ادا کرتے تھے (فتح الباری)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران نماز اپنے کندھے نرم رکھنے والے نمازی کو بہتر قرار دیا ہے۔ ارشاد نبوی ہے: خیارکم الینکم مناکب فی الصلوٰۃ

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب تسویۃ الصفوف)

"تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جو حالتِ نماز میں اپنے کندھوں کو نرم رکھتے ہیں۔"

بعض اوقات خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازیوں کے کندھوں کو برابر کرنے کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔ حدیث میں ہے:

"کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح مناکبنا فی الصلوٰۃ ویقول استووا ولا تختلفوا فتختلف قلوبکم" (مسلم کتاب الصلوٰۃ باب تسویۃ الصفوف)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوران نماز صف بندی کی خاطر ہمارے کندھوں کو پکڑ کر ملاتے تھے اور فرماتے تھے کہ برابر رہو۔ آگے پیچھے ہو کر ایک دوسرے سے مختلف نہ رہو بصورتِ دیگر تمہارے دل باہمی اختلاف کا شکار ہو جائیں گے۔

★ صف بندی کے وقت درمیان میں بالکل جگہ نہ چھوڑی جائے۔ اس کی وضاحت اس حدیث سے ہوتی ہے جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ فرشتے صف بندی کے وقت سیسہ پلائی دیوار کی طرح ہوتے ہیں (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب تسویۃ الصفوف)

اس سلسلہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث مروی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔

رصوا صفوفکم وقاربوا بینھا وحاذوا بالاعناق (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب تسویۃ الصفوف)

اپنی صفوں کو چونا گچ دیوار کی طرح ٹھوس کرو اور قریب قریب رہو اور گردنیں اونچی نیچی نہ کرو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ اس کی کیفیت اس طرح بیان کرتے ہیں۔

"کان احدنا یلزق منکبہ بمنکب صاحبہ وقدمہ بقدم صاحبہ"

(بخاری کتاب الاذان باب الزاق المنکب بالمنکب)

ہم میں سے ہر ایک اپنا کندھا اپنے ساتھی کے کندھے سے اور اپنا پاؤں اپنے ساتھی کے پاؤں سے ملا کر کھڑا ہوتا تھا۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے اس کی کیفیت بایں الفاظ بیان کرتے ہیں۔

"رأیت الرجل منا یلزق کعبہ بکعب صاحبہ (صحیح بخاری حوالہ مذکور)

ہم میں سے ہر ایک اپنے ٹخنے کو دوسرے ساتھی کے ٹخنے کے ساتھ ملا کر کھڑا ہوتا تھا۔ باقی ص ۴۸ پر